مغرب کی تنگ نظری

محمد متین خالد

واقفانِ حال کا کہنا ہے کہ مغرب، دین اسلام کے حوالے سے احساسِ کمتری اور خوف کا شکار ہے۔ اپنی عالمگیر سچائیوں کی بدولت دین اسلام مغرب کے ہر گھر پر ہی نہیں ہر دردِل پر بھی دستک دے رہا ہے اور خوشبو کی طرح پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اپنے دفاع کے لیے مغرب کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اب ان کے تھنک ٹینکس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسلام کی ہر دلیل کا جواب گالی سے دیں گے۔ یورپی اخبارات و رسائل میں گاہے بگاہے حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین اور خاکے اسی ناپاک منصوبے کا حصہ ہیں۔ ان بزرجمہروں کو معلوم نہیں کہ اس سے شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کا اپنا ہی خبث باطن دوسروں کے سامنے آشکار ہو جاتا ہے۔ ایسی گھٹیا اور مذموم حرکتیں دین اسلام کا راستہ نہیں روک سکتیں بلکہ یہ اپنی آفاقی سچائیوں کے سبب تیزی سے بلندی کی منازل طے کر رہا ہے۔

کئی سال پیشتر ملعون پادریوں کے ایک گروہ نے قرآن مجید کے خلاف بنائی جانے والی دل آزار فلم ''فتنہ'' انٹرنیٹ پر ریلیز کی جس میں مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی تضحیک اور اس کی پاک تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے دہشت گردی کا منبع قرار دیا۔ پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے ہر مسلمان خون کے آنسو روتا رہا۔ قدرت کا کمال دیکھیے کہ اس فلم کے ریلیز ہونے سے اب تک تقریباً 1200 کے قریب عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ جن کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس فلم کو دیکھنے کے بعد قرآن مجید کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ فلم ''فتنہ'' میں پیش کی جانے والی تمام باتیں اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کا نتیجہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف انتہا پسندی کا شور مچانے اور نعرے لگانے والے عیسائی رہنما خود سب سے بڑے انتہا پسند ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں مسلمانوں سے جو امتیازی سلوک ہو رہا ہے وہ کسی ذی شعور سے پوشیدہ نہیں۔ محمد اور احمد ناموں کے حامل مسلمانوں پر، ویزہ اور ملازمت کی پابندی لگانا، نئے نئے سخت امیگریشن قوانین بنانا، ہوائی اڈوں پر مسلمان مرد و خواتین کی سکینگ و تلاشی کے نام پر تذلیل کرنا، انٹرنیٹ پر ''الفرقان'' کے نام سے جعلی قرآن مجید پیش کرنا کس ذہنیت کی غمازی کرتا ہے؟ کیا یہ سب انتہا پسندی اور دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آتا؟

انتہا پسندی اور دہشت گردی کے حوالے سے مغرب کے اپنے پیمانے اور معیارات ہیں۔ وہ مسلمانوں کے لیے

متعصّبانہ رویہ رکھتا ہے۔ مغرب میں نوجوان لڑکی کو مکمل آزادی اور حقوق حاصل ہیں کہ وہ یونیورسٹی یا کالج میں اپنی مرضی کا لباس پہنے، چہرے اور بازوؤں پر نقش ونگار بنوائے لیکن جب ایک مسلمان لڑکی حجاب پہن کر کالج جاتی ہے تو اس کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے۔ مغرب میں جب ایک بچہ کسی خاص موضوع کے لیے خود کو مخصوص کر دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ اس کی ذہانت اور Potential کا بیّن ثبوت ہے لیکن جب ایک مسلمان بچہ خود کو اسلام کے لیے وقف کر دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنا مستقبل تباہ کر لیا ہے۔ جب ایک یہودی کسی کو قتل کرتا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل قرار دیا جاتا ہے، اس کے برعکس جب ایک مسلمان اپنے دفاع میں کسی کو قتل کر دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر ایسا کیا ہے۔ جب کوئی یہودی کسی کی خاطر خود کو تیاگ دیتا ہے تو ہر شخص اس کے کردار کی تعریف کرتا ہے لیکن جب کوئی فلسطینی مسلمان اسرائیلی فوج سے اپنے بیٹے کو بچانے کے لیے ایسا کرتا ہے تو اس کے بھائیوں کے بازو توڑ دیے جاتے ہیں۔ اس کی والدہ کی عزت لوٹ لی جاتی ہے، اس کے گھر کو تباہ کر دیا جاتا ہے اور اسے دہشت گرد قرار دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹارچر سیل میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مغرب کو یہ زعم ہے کہ وہ انتہائی تہذیب یافتہ اور رواداری کا عالمی چیمپئن ہے۔ ان دوغلے اور دوہرے معیار اور سلوک کی نہ جانے کتنی مثالیں ہیں جو ان ملکوں میں نمایاں نظر آتی ہیں جو انسانی آزادی، انسانی حقوق اور آزادئ اظہار کے علمبردار کہلاتے ہی نہیں، دعویدار بھی بنتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ مغرب گستاخیِ رسول کو آزادئ اظہار سے تعبیر کرتا ہے لیکن اس کے ہاں کسی شخص کو یہ جرأت نہیں کہ وہ ہولوکاسٹ پر ایک لفظ بھی ادا کر سکے۔ ہولوکاسٹ کا مفہوم یہ ہے کہ یہودیوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر کے دورِ اقتدار میں پولینڈ کے شہر شوئز میں بنائے گئے گیس چیمبرز میں تقریباً 60 لاکھ یہودیوں کو قتل کیا گیا۔ اس بنیاد پر یہودیوں نے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں ایک الگ ملک دیا جائے۔ اس پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں اُن کو اسرائیلی ریاست الاٹ کر دی گئی۔ بعد میں تحقیق ہوئی تو یہودیوں کا دعویٰ سراسر جھوٹا نکلا۔ تب یہودیوں نے ایک قانون بنوا دیا کہ ہولوکاسٹ کی مبینہ صداقت کو کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ جو شخص ہولوکوسٹ کے جھوٹ پر تحقیق کرے گا، وہ قابلِ گردن زدنی ہوگا۔ چند سال قبل معروف تاریخ دان ڈیوڈ ارونگ (David John Cawdell Irving) کو آسٹریا کی عدالت نے محض اس لیے تین سال کی سزا سنا ڈالی کہ اُس نے صرف اتنا کہا تھا کہ ہولوکاسٹ میں یہودیوں کے قتل کی تعداد اتنی نہیں جتنی مبالغہ آرائی کی جاتی ہے۔ امریکا میں ہٹلر کا نشان Swastika شائع یا کسی جگہ پینٹ کرنا بھی صریح جرم ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں مغرب کی آزادئ اظہار کہاں چلی جاتی ہے؟

چند ماہ بیشتر امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک چرچ میں ملعون امریکی پادری ٹیری جونز اور اس کے ساتھی پادری وائن ساپ نے 30 آدمیوں کی موجودگی میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی اور اسے نذرِ آتش کر دیا۔ اس بدفطرت اور مخبوط الحواس پادری نے گیارہ ستمبر 2010ء کو بھی قرآن کریم نذرِ آتش کرنے کا اعلان کیا تھا، اس وقت دنیا بھر میں مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا، اس کے علاوہ امریکہ، کنیڈا، فرانس اور جرمنی کی حکومتوں نے بھی ٹیری جونز کے اس اعلان کی مذمت کی

تھی، جس کے بعد اس پادری نے مجرمانہ چپ سادھ لی تھی۔ پھر 21 مارچ 2011ء کو اس نے اپنے ناپاک منصوبے پر عمل کرتے ہوئے نعوذ باللہ! قرآن کریم کو نذرِ آتش کر دیا۔

قرآن پاک کی شہادت کا انکشاف فرانسیسی خبر رساں ادارے نے اپنی رپورٹ میں کیا جس کے بعد یہ خبر درجنوں آئن لائن اخبارات اور بالخصوص عرب ویب سائٹس پر شائع ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق فلوریڈا کے قصبے گینس ویل میں اتوار کو ملعون پادری ٹیری جونز نے قرآن پاک کی شان میں گستاخی کے لیے ایک نام نہاد عدالت لگائی، جس کے بعد اس کے ساتھی ملعون پادری وائن ساپ نے قرآن پاک کے ایک نسخے کو آگ لگادی۔ خبر رساں ادارے کے مطابق چرچ میں قرآن پاک کے خلاف ''مقدمہ'' چلایا گیا۔ ملعون ٹیری جونز نے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو (نعوذ باللہ) دہشت گردی اور دیگر جرائم کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس کے بعد ''جیوری'' نے آٹھ منٹ تک غور وخوض کیا اور پھر ''سزا'' سنائی۔ اس سے پہلے قرآن پاک کو ایک گھنٹے تک مٹی کے تیل میں ڈبوئے رکھا گیا۔ ملعون پادریوں نے شیطانی عدالتی کارروائی کے بعد قرآن کو نکال کر پیتل کی ایک ٹرے میں چرچ کے عین درمیان رکھا۔ معلون ٹیری جونز کی نگرانی میں دوسرے ذہنی دیوالیہ پادری وائن ساپ نے قرآن پاک کے نسخے کو آگ لگادی، اس موقع پر چند لوگوں نے جلتے قرآن مجید کے نسخے کے ہمراہ فوٹو بھی بنوائے۔ اطلاعات کے مطابق چرچ میں 30 کے قریب لوگ موجود تھے جن میں ایک خاتون سمیت اسلام سے مرتد ہونے والے 3 بدبخت بھی شامل تھے۔ ملعون ٹیری جونز کا کہنا تھا کہ میں نے ستمبر میں مسلمانوں کو خبردار کیا تھا کہ وہ اپنی کتاب کی حفاظت کریں اور اس کا دفاع کریں لیکن مجھے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ حقیقی سزا دیئے بغیر حقیقی ٹرائل نہیں ہوسکتا، اس لیے میں نے قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) سزا دے دی۔ مبصرین کے مطابق اس ساعت کے بعد امریکہ میں اسلام مخالف انتہاء پسندوں کی حوصلہ افزائی ہوئی، کیونکہ پاکستان میں تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی دفعات کو اقلیت کے خلاف قرار دینے والے امریکہ نے اپنے ملک کی مسلم اقلیت کے خلاف امتیازی سلوک کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔

ملعون ومردود امریکی عیسائی پادری اسلام، قرآن، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی دشمنی میں ایسے اندھے اور پاگل ہو چکے ہیں کہ ان کے دل ودماغ اور فکر ونظر سے صحیح اور غلط، حق اور باطل میں امتیاز مفقود اور رخصت ہو چکا ہے، اس لیے کہ جس کلام مقدس ومطہر نے حضرت بی بی مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کی گواہی دی، جس عظیم کتاب نے یہودیت کی طرف سے بی بی مریم علیہا السلام پر لگائے جانے والے الزامات اور بہتانوں کا دفاع کیا، جس کلام الٰہی نے ان کو صدیقہ کے لقب سے نوازا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مکمل تفصیلات کو بیان کیا، اور گہوارے میں ہوتے ہوئے ان کا اقرار (کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ نے کتاب دی، اللہ تعالیٰ نے مجھے منصب نبوت عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے بابرکت بنایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی) تفصیل سے ذکر کر کے دنیائے عیسائیت پر عظیم احسان کیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی عفت، پاکدامنی اور پاکیزگی کی صفائی اور گواہی نہ دیتا تو عیسائی دنیا قیامت تک یہودیوں کے پروپیگنڈوں کے سامنے شرمندگی سے سر نہ اٹھا سکتی تھی اور نہ

ہی ان کے اتہامات اور الزامات کا دفاع کر سکتی تھی، لیکن قرآن کریم نے نہ صرف یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولوالعزم اور برگزیدہ نبی ہونے کی تصدیق کی، بلکہ یہودیوں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر لگائے جانے والے تمام اتہامات اور الزامات کا منہ توڑ جواب بھی دیا، لیکن یہ ملعون، ناپاک اور بدبودار عیسائیت کے نام نہاد پیروکار، غلیظ و پلید پادری پھر بھی اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

ملعون پادری ٹیری جونز کا لوگوں کو اس شرمناک فعل اور مذموم حرکت میں شرکت کے لیے دعوت نامے تقسیم کرنا، امریکی مقامی انتظامیہ کا مجرمانہ خاموشی اختیار کرنا اور ان ناپاک پادریوں کو اس گھناؤنی حرکت سے باز رکھنے کے لیے موثر اقدامات نہ کرنا، اور اس کے بعد امریکی کانگریس کی کمیٹی کا مسلمانوں میں دہشت گردی کے رجحانات کے جائزے کے نام پر متعصّبانہ سماعت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مسلمانوں کو مذہبی تنگ نظری اور عدم برداشت کا طعنہ دینے والے خود تشدد پسند، برداشت سے عاری اور متعصب ہیں۔ ورنہ بتلایا جائے کہ جو امریکہ اور اس کے حواری پاکستان میں کسی خود ساختہ واقعے پر مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کی مذمت کرتے دیر نہیں لگاتے، انہوں نے ان پلید پادریوں کی اس ناپاک جسارت کو ابھی تک مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کیوں قرار نہیں دیا؟

الحمدللہ! مسلمان جس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں، اس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتکریم اور عزت وحرمت کو بھی فرض گردانتے ہیں۔ مسلمان جس طرح قرآن کریم کا ادب واحترام کرتے ہیں، اسی طرح تورات، انجیل اور زبور کا ادب کرنا بھی اپنے اوپر لازم، فرض اور ضروری قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک جس طرح کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تنقیص سے کفر لازم آتا ہے، اسی طرح کسی نبی پر نازل شدہ کتاب یا صحیفہ کے انکار، توہین یا تنقیص سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جائے کہ متعصب، متشدد اور مذہبی تنگ نظر مسلمان ہیں یا یہ مغربی اقوام؟

☆☆☆